





۸۹۱۳۰۲۱
۵۱۰۶۹



20 DEC 1969



بسم الله الرحمن الرحيم

<p>خدای را که او ای نه کم بود سببش او ای بر آید چنانکه برین مری که جملہ قابل زبان بود شجر بیان کلمہ بلیغ نہیں ہے یہاں جو کہ کیا ہے سو پیدا لکھن او کی میں کی طرحی</p>	<p>و ان تا حشر میرا کرتا ہو فرس کو قوم کے دیشا گئے ہیں یہ جو کیا ہو اور اسکا کیا بیان یہاں کہ عقل کا چلتا میں ہے کیا ہے کب کسی پر سب ہو پیدا دفعہ سے رو کا نجات صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>کہاں قدرت قلم فرماتی پائی بہت ہی سب سے پہلے لکھا پائی کوئی چند پہاں لکھا ہو بہلا ہو ہوش کی کینہ کسان کی مگر جسکو محمد کر کے لولا نظر سے کہ یہ وہ اچھے ہیں</p>	<p>کہ یہ او کی کرے صنعت پائی وے کہ او کی باہیت پائی شپا و گندہ کو او کی نہ پاوے کہ ہے یاں بندگی اور خدائی کچھ اپنا اس ہی پر احوال کلا براق او کی تہا سب کی اک برای بھیر اتنا علم سے کل او کا طمان یہ الفت او کی تہی سے کہ وہا تو بیشک ہو پڑتی سخت مشکل بر او کی مگر عیسے کی حسرت کہ اصحابو کا او کی تہی دن فکر</p>
<p>کہ سب کی خاطر ہے بنایا کہ جب کو کے مطلق نہ ہاں طلب کو جسے آفرش نہا ہی کہ اسے کاش او کی ہم ہر تہی ہو کہ ہر تہی ہو ہم او کی دیکھیں در مدت کیا منفعت صاحب و الفقار دل دل سوار رہی اللہ</p>	<p>کہ سب کی خاطر ہے بنایا کہ جب کو کے مطلق نہ ہاں طلب کو جسے آفرش نہا ہی کہ اسے کاش او کی ہم ہر تہی ہو کہ ہر تہی ہو ہم او کی دیکھیں در مدت کیا منفعت صاحب و الفقار دل دل سوار رہی اللہ</p>	<p>کہ سب کی خاطر ہے بنایا کہ جب کو کے مطلق نہ ہاں طلب کو جسے آفرش نہا ہی کہ اسے کاش او کی ہم ہر تہی ہو کہ ہر تہی ہو ہم او کی دیکھیں در مدت کیا منفعت صاحب و الفقار دل دل سوار رہی اللہ</p>	<p>کہ سب کی خاطر ہے بنایا کہ جب کو کے مطلق نہ ہاں طلب کو جسے آفرش نہا ہی کہ اسے کاش او کی ہم ہر تہی ہو کہ ہر تہی ہو ہم او کی دیکھیں در مدت کیا منفعت صاحب و الفقار دل دل سوار رہی اللہ</p>

<p>ہر کسی کو نصیب ہے اور وہ جس سے کہوں صفت اور کیا جو کچھ ہو کہ یہ اس کا کردار کی صفت بخیر عرض ہو جس سے عیب کوئی اس کو سمجھے کسی طرح بے تکلف زبان کہوں نگین</p>	<p>کچھ جو چاہے کوئی اور نہ کہ کسی کہ دل میں جو کچھ تھا اپنے کا بہلا یہ کیا ہو اور کیا اس کی فکر ہو رہی خالق میں سب سے بڑی سمجھتے لیا اور سکواں اس طرح</p>	<p>مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے</p>	<p>کہوں کہ میں سوئی ہو کسی طرح اور اس نے زبان میں بیان وہ کیا مصطفیٰ ہی سے ملو علی کو جان لے اور نہ کہ خلافت ختم ہے وہیں علی یہ جو یاد دہانت ہوں نگین</p>
<p>وہی تو فرما رہا ہے جو سب سے سوئے نہیں اب اور یار جہاں تک پہنچا وہاں میری یہ عرض ہے اب تھے یا</p>	<p>طلک کرنا نہیں میں تجھے کہ عرض اپنی کروں تجھے وگرنہ کچھ نہیں یہ لکھنا</p>	<p>مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے</p>	<p>کہ مشکل سخت وہ مجھ پر ہی یہ اب میں مانگتا ہوں سب سے اجابت کے لگا پاس دعا کو رکھو تم وہ سب سے لگا دے</p>
<p>تو بھڑک رہا ہے اپنے آؤں خیال کیا کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بختیاری میں وہاں حالت ہے گی اور اپنی</p>	<p>تو بھڑک رہا ہے اپنے آؤں خیال کیا کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بختیاری میں وہاں حالت ہے گی اور اپنی</p>	<p>مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے</p>	<p>تو بھڑک رہا ہے اپنے آؤں خیال کیا کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بختیاری میں وہاں حالت ہے گی اور اپنی</p>
<p>اوہت جب بت سی پائی تھے یہ کہہ کر سے کھلا ہے سرو پا کسی جاہل نہ تھا آرام بکو تو تھے یہ دن کہا دل سے بکرا</p>	<p>اوہت جب بت سی پائی تھے یہ کہہ کر سے کھلا ہے سرو پا کسی جاہل نہ تھا آرام بکو تو تھے یہ دن کہا دل سے بکرا</p>	<p>مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے</p>	<p>تو بھڑک رہا ہے اپنے آؤں خیال کیا کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بختیاری میں وہاں حالت ہے گی اور اپنی</p>
<p>پہرہ بھانگ میرا میان پہنچا محمد بن نام اور کچھ مشہور خداوند کو ہمیشہ شاد رکھے رہے اور کلو ہمیشہ تندرستی</p>	<p>پہرہ بھانگ میرا میان پہنچا محمد بن نام اور کچھ مشہور خداوند کو ہمیشہ شاد رکھے رہے اور کلو ہمیشہ تندرستی</p>	<p>مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے مناجات بختیاری کا نام ہے</p>	<p>تو بھڑک رہا ہے اپنے آؤں خیال کیا کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بختیاری میں وہاں حالت ہے گی اور اپنی</p>

<p>سجے وہ دیکھ کر آپ سے غریب اصناف کی طرح سے کچھ بہر صورت میری گردن پہ لیں اوٹھاؤ گئے وہ ہر اک باغی غرض ہر ایک نامور کا بین فرستادہ ملک پہل ہی آیا لگے وہ مجھ سے کھینچنے کی کہا میں تجھے جتنا ہمارا معلوم مگر جب کہ مجھ سے بہت کچھ ہو زرق کا اور سکونہ پڑا وہ اول نادیاں نکلیں نہیں اوتھے ہے بہتر کوئی چہرہ جہاں میں جس قدر گھر ہیں اگر دیکھا جائے فصلوں میں خلل ہو دوسرا طرہ کرے خلل چہ تھا جو سوز گاہ</p>	<p>کہ پھر مطلق رہا اونکو نہ کیا شعبے تو آویستہ نہیں ہیں اوٹھاؤ گئے یہاں تک کہ خوفی سے تالکے اوقات سی تو گویا تہا بہشت و دین نہایت طے رو کا اونکو بایا کہ نہ اسکو کہا کرتے کیوں کیا تہا شہر میں بیٹے وہ مرقوم تو کی اونکی لئے میں چھنت</p>	<p>سے ال اونکی اور اولاد غرض جو وہ کا تھا سوا وہ میرا کہ اس پر کو اونکا سکا نہیں وہاں جو شے تھی وہی وہاں قضا اک ایک جو سوچند زبس گھر لے تھا اونکا ہوش ہماری خاطر اسکو کچھ نظم سودہ کیا ہو جس نظم کہ کیا خاطر سے اونکی غم بچا</p>	<p>پہنچن وہ نہواؤ کو کسی غم تو کیا جو وہ نہیں مجھ میں میرا پہنچن ہے اہی کچھ بل میں جہاں سے ہوتی تھی سو بار لگے پڑے تھے اوٹھا کر میرا دل سوار کیا بہت کھینچتے تھے وہ بہر صورت اسے کہ مجھے نظم یہی لازم ہے میں جیسے پہنچن وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مراد بند ہا ہو جسکو دروازہ میرا ہست تہا ہے اونکو تھے وہ سمجھے اشراف جوان اکو سوہر کا پتا دینا ہو میں سر عیب بیوں بیوں کا کہ ہول دیکھتے ہی جسکو پتہ دیں گے پانچواں پھر سنگ تو بد کہ نہیں کوئی اسے نیک تو سب کا ایک ہی ہے حکم اور مساوی تھا پردہ ہیں جہاں کوئی کتا ہو تھی ہے نکو کچھ ہی میں نہیں اسکا خریدار مقرر بار تو جہاں اسکو سینگر اسے کہتے ہیں اسکا مال غور</p>
<p>کہ جو شہر میں سب ہو بیان تو لینے کا نہ قصہ اسکا نہ نہیں لیتے اسے لیتے ہیں یہی کتا ہو سینگر ہے نہ چھٹر نہ لو اسکو مارے گا پھر گدھا سینگر نہ آفت تو آجاد ہے چہ امیری</p>	<p>خدا فرمائی ہو کہ وہی سوگند جو بہتر ہے تو ہیں شہر تو اونکو حال سے ہو جانور مفصل تجزیہ تہا ہو بیان تو پڑی کا اور وہ موٹر کا قباحت تیسری صورت کی</p>	<p>غیر اونکو رکھا ہر صفے کس طرح کے گلگون کوٹا کل اونکو عین اک پانچ مقرر عیب گور کیوں لایا قباحت تیسری صورت کی</p>	<p>کہ ہول دیکھتے ہی جسکو پتہ دیں گے پانچواں پھر سنگ تو بد کہ نہیں کوئی اسے نیک تو سب کا ایک ہی ہے حکم اور مساوی تھا پردہ ہیں جہاں کوئی کتا ہو تھی ہے نکو کچھ ہی میں نہیں اسکا خریدار مقرر بار تو جہاں اسکو سینگر اسے کہتے ہیں اسکا مال غور</p>
<p>کہ جو شہر میں سب ہو بیان تو لینے کا نہ قصہ اسکا نہ نہیں لیتے اسے لیتے ہیں یہی کتا ہو سینگر ہے نہ چھٹر نہ لو اسکو مارے گا پھر گدھا سینگر نہ آفت تو آجاد ہے چہ امیری</p>	<p>خدا فرمائی ہو کہ وہی سوگند جو بہتر ہے تو ہیں شہر تو اونکو حال سے ہو جانور مفصل تجزیہ تہا ہو بیان تو پڑی کا اور وہ موٹر کا قباحت تیسری صورت کی</p>	<p>غیر اونکو رکھا ہر صفے کس طرح کے گلگون کوٹا کل اونکو عین اک پانچ مقرر عیب گور کیوں لایا قباحت تیسری صورت کی</p>	<p>کہ ہول دیکھتے ہی جسکو پتہ دیں گے پانچواں پھر سنگ تو بد کہ نہیں کوئی اسے نیک تو سب کا ایک ہی ہے حکم اور مساوی تھا پردہ ہیں جہاں کوئی کتا ہو تھی ہے نکو کچھ ہی میں نہیں اسکا خریدار مقرر بار تو جہاں اسکو سینگر اسے کہتے ہیں اسکا مال غور</p>

فرستادہ نگین

سو آنسو ہاں کی سانس نہیں
اوی بھرنی کی شش بھرنے سے
وہ خود ایک ہوا خود ہوا
مسارک بانہ کھنٹے ہیں چپ
نڈاؤ کے جو پہ جاتی کے اند
بس اوس کو تو لبنا نہ تھا
بسل میں جسے بھرنی کا حاصل ہے
سوا او کے مساوی ہاتھ ہیں
کھڑی اکہ نہیں اوس میں ہاتھ
اور او کو تنگ سے بانہ نظر جب
تجربہ ہاتھ کو بھرنی اگر ہے
جوش پیچے کو اوس بھرنی کا پاد
جوشند او بر کو تو بھری قسم
تسے بر ٹوٹ کے جو ہو کہ تو
کہو نام او کا وہ بھری ہی چپ
تو نام او کا بھری او کو بھری
جوش و دھولت او سے بھری
غرض جس کے ہو وہ بھری
اب میں بھری کیا میں جسے بھری
خصوصاً چپ کو تو یہ ہی چپ
نہیں ہی کیا کی او کا دھولت
اوس میں جانتی ہیں خاص او عام
شریعت کے موجب ہیں و دھ

و ہندو سمجھتے ہیں کہ لارنس
 منظر ہمایوں کہتے ہیں پیدائش
 یحییٰ بن مریم اور مسیح کا چکر یا
 سمجھتے ہیں اور دو لکھ چھ
 تو ہر سال تو اس سے بہت
 بشرط دیون اور سپرہیاری
 منظر لکھا اور گندہ لکھ ہے
 نہ خوب اور کم نہ بدی نہ خیر
 زبان اپنی میں ہوں اور
 تو لکھا پات اور فتنہ نہیں
 تو وہ دونوں پر بالکھ ہے
 تو لکھا کا نام اور کا ہونہ
 سچے کہوٹا اور کا ہونہ
 تو اس کی طرح کو تو
 جہانناک ہے اور وہ تو
 اور کی لکھ تو اور کو تو
 کہ وہ زمین کہتے ہیں اور
 تو اس کی طرح کو تو
 مہر جس کے تو زمین خراب
 کہ وہ لکھ اور کو تو
 تو جو زمین کو اور سو یا

مفصل الشكر لعلكم في بيانه وبركته

تھلکے نیچے جو بھونہ می اسکو
 سمجھئے بن غرض ملک اسکو
 سکے نیچے کر ان کے پیچ
 پھر او
 اگر کو نام سے بھی اور کچھ کام
 اسے کچھ کا من جانے میں
 کہ وہ پیدا کر کے اس میں
 اسے لیتا نہیں دیکر اس پیش
 تو جو بیکے بہو می جو چوٹی
 سوا او قوم کر اور کے نزدیک
 نہیں کہ میں اصلاً نام او کو
 ذرا اس میں سر اس کا مال
 نذر بہو می کردہ تو خوب کی
 چوستا بھی تار تو نہ نہ نہ
 وہ گھوڑا یا کراو نیچا ہو سیت
 جو خبر بہو میاں کو کر ہو
 اگر بہو می خبر میں بال کر
 انجان طاق ان طرف ادریکت
 دکر دہشت میں تو اسکو تو
 نیچے آگاہ کردوں جس سے
 یہ بہو میں سے اس کو نہ لینا
 ہر اکھتہ میں اسکو لوں ہر

سید محمد علی حسینی

[illegible]

کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے

اوسے سب کچھ بنی ہوئی لایا
وہ کہوڑا جو نہیں کرتا بکشتا
بہت خوشی ہوئی فوج جس سے
مبصر مرغ بکھتے ہیں اوسکو
کھنے تو چکو بھی اوسکو بنا دیا
شے سوداگر اوس کو کھوڑا
وہ لاغز خواہ ہو اور خواہ موت
بہت سیاحی جو پستین میں
اوسے کھتے ہیں ہندو ہر جہا
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چوٹا
چپتا ہے تو اوسے کھتے ہیں سار
سمون ہیں جن کے گلوں کا خوشبو
کشتا وہ رد سے کھتے ہیں لال
صواب اور عیب نکلتے ہیں اور
سندھ لوگ کھتے ہیں اوس کو
جواب اوسکا تاجا دیں اور چون
اگر انکوں تلک استہفتا
اگر قشقہ میں این کے بال بک
سفید ایک آنکھ میں لکھی ہو
فرزندہ کو سو کا پنج دست
بہر خیز باطن میں بھلا
گراں یہ ہاتھ اور تو نہیں قہر
ولیکن سفید ہی ہو کر مال

کہ ہر مضبوط یہ کہوڑا نہایت
اوس کوئی نہیں کرتا ہر جہا
نظر وہ دیکھتے ہیں اوس سے
کہ جسے ہون سیدھا اوس کو
کہا کرتے ہیں سب جسکو تیر کو
کہ وہ ہرگز نہیں ہوتا سیرتیا
ولیکن وہ چلتے ہیں بہت
تو جان اوسکو کہ یاد کس سے یہ کم
تو اوس کو کھوڑا کھتے ہیں کجا
نہیں ہو گا کبھی کھوڑا وہ مونا
کی جسے نیلے سم ہو تو ہیں بیکار
تو پھر وہ ہوز یا دہیا کہ ہو
کہ جھدر یا تو کھیتا ہر جہا

پسند اوسکے سو کر تو نہیں اور
کہیں ہیں چند گردن اوسکو
جو پوچھے کوئی کیا ہو یہ بتانا
بہت سیدھا ہواں اور خوشبو
وہ گھوڑا جس کا پیر ہر گھوڑا
جو گھوڑا ہون کے لڑائیں ہم
سب اسی فوج وہ کام کا بار
مغل سب نے اپنی کھیتا ہیں
لگا ہو پٹ جس کا بیٹہ سے یا
سیچہ اوسکو تیرہ اوسو شکم ہے
ہریشہ گرم بیت اور کوہ پیریا
بہت کہا و گادہ ٹھوکر کو لکھتے
تو اوس کو کھتے ہیں سب

فصل حیارم و سیاں لوان سیاں

کہ جو باوی انکو کھتے ہیں
تو فاعل سیاں لوان سیاں
تو ہے وہ ماہر وہ ہی ہو جہا
توینے کا کھوڑا اوس کے تنگ
تو لازم ہو کہ مالک اوسکا رو
بہت ہیں اصلانہ تو
یہ ظاہر دیکھتے ہیں ہر
وہ برکس اوسکو ہر جہا
تو جان اوسکو کہ ہم کھتے ہیں لال

تو مطلق اوسے میرا کہا مان
جو اوس بڑا تو وہ پٹیل
بطاہر دیکھتے ہیں ہر جہا
خبردار اوس کے ہر جہا
یہ سب کھتے ہیں کھوڑا سہ طاقی
یہ دونوں وہ آدم ہر جہا
اگر سودی سفید اک ہاتھ دیا
سہر کیا پاس اوسکو تو کہتے
وہ ہر جہا ہر جہا

مری بھی پڑے کہ کھوڑا ہر جہا
وہ مطلق نہیں کو نہیں کہتے
تو کہ تو ہے کھوڑا کا کھوڑا
تو کھوڑا با تو اوسکو بے غم
تیر کوں ہے مقرر نام اوسکا
تو پھر ہے وہ کچھ تو کھانا ہر غم
وہ سوداگر اوسکو کھوڑا
تو جہا ہر جہا ہر جہا
فلاح اوسے ہر جہا کھوڑا
یقین پھر جان کہ کھانا ہر جہا
بہت چلتے ہیں ہر جہا
اور اوس کو کھوڑا ہر جہا
مغل اوس کا کھتے ہیں لال
کر فاعل حیارم میں انکھ
نہایت نکل اور بدین اوسکا
اوسے نہیں کھتے ہر جہا
وہ باطن میں ہر جہا
مبصر لوگ اوس کو کھتے ہیں
یہ کھوڑا اوسکو کھتے ہیں باقی
تو مطلق اوس سے کھتے ہیں
تو کھل کھل کھتے ہیں اوسکو
تو کھوڑا اوس سے کھتے ہیں
سنا ہر جہا کھتے ہیں لال

مری بھی پڑے کہ کھوڑا ہر جہا
وہ مطلق نہیں کو نہیں کہتے
تو کہ تو ہے کھوڑا کا کھوڑا
تو کھوڑا با تو اوسکو بے غم
تیر کوں ہے مقرر نام اوسکا
تو پھر ہے وہ کچھ تو کھانا ہر غم
وہ سوداگر اوسکو کھوڑا
تو جہا ہر جہا ہر جہا
فلاح اوسے ہر جہا کھوڑا
یقین پھر جان کہ کھانا ہر جہا
بہت چلتے ہیں ہر جہا
اور اوس کو کھوڑا ہر جہا
مغل اوس کا کھتے ہیں لال
کر فاعل حیارم میں انکھ
نہایت نکل اور بدین اوسکا
اوسے نہیں کھتے ہر جہا
وہ باطن میں ہر جہا
مبصر لوگ اوس کو کھتے ہیں
یہ کھوڑا اوسکو کھتے ہیں باقی
تو مطلق اوس سے کھتے ہیں
تو کھل کھل کھتے ہیں اوسکو
تو کھوڑا اوس سے کھتے ہیں
سنا ہر جہا کھتے ہیں لال

لے اہل علم سورتہ غائب بیان نامہاں کربان بہت بار تک کہ کند لنگ شکری کہ خور نہ دہان لک شکری

ولیکن جو فعل ہے اہل ایران
کسی پادشاه کو سہ سہ لیک
انہی سے بچا شہنشاہ لوگ سہ
لکھ لکھ کوئی اگر کجگو ہے جان
اگر ہو سہ گہوڑا یا کہ کجگو
وہ کہتے ہیں یہ اس طرح ہے
اگر بے شک تو کیا کجگو غم ہے
اور اس کو بھی یہی ہو اور بڑ
سنگ ن سے لک لک کجگو ہے
سنا بے فصل خیم کا بیان ہے
غرض کیا بچ خوشو میں عیب
جلے جب تک کہ گہوڑا ہنر ل
بڑ ہو گشت تو کمری نہیں ہے
اوشے کہ چھ کہ صاف تو
بہت کہ کیا کسا سو ہو گاموٹا
نہیں کچھ کی کچ اور بچان
کہ بکھوڑا ہنر نہ گام خور
کہ وہ بچان کیا میں اس کی توڑ
بہی سہ شہنشاہ فرسہ جانی
بہوڑا ب مجھے تو شہنشاہ کیا
تو شہنشاہ کجگو رہ گہوڑا نہیں ہے
نہیں لال کہتے ہیں میں عیب
سہ گہوڑا ہنر میں اچھا جان کا

کچھ کہتا ہو اس کو دیکھ سہ ل
تو اس کو بھی بچان آیار ٹیک
بہت بد جانی میں لوگ سہ ل
جواب اس کا ہر ماہی میں پونا
تو سہ ل میں ہنر اور ان بچا
بڑیا اس لکے اکثر بڑیا
سنا چھا ہے گہوڑا اس لک
ولیکن بڑوہ جو ہنر کجگو
نہر داس اور ہنر کجگو
بیان میں فصل میں کجگو
تھے بچا ہنر کجگو
مجھے بے شک تو یقین ہے
وگر بے شک تو یہی ہے
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چوٹا
وہ کہ کسا ہنر بچان اس کی ہنر
یقین ہے کہ ہو گاسے کجگو
وہ خود ہو جائے کہ میں ہنر
مگر بڑیا ہنر عیب ذاتی
ہی بچا ہنر کجگو کا ہے
نہر گہوڑا اس لکے تو بڑیا
نہیں شک میں میں بڑیا
بیان جہاں ہی اس عیب در ہنر

بڑوہ میں بچا ہنر کجگو
نہیں ہے اور بچا ہنر کجگو
سب سے بڑا ہنر کجگو
یہی ہے کہ اس کو بڑا ہے
بڑا اس کو نہیں کچ جانی میں
جو آویز ہنر کجگو ہنر کجگو
بہر ہنر میں کجگو ہنر کجگو
ہے اس کو بھنگی اور کجگو
کہ ان سے بچا ہنر کجگو
فصل میں ہنر کجگو
وہی ہنر کجگو لک کجگو
خدا ناک رہ گہوڑا
وہاں ہنر اس کو کجگو
رہ اس کے پاس بچا ہنر کجگو
تو بڑیا سہ گہوڑا ہنر کجگو
وہ کجگو سے ہنر کجگو
اوسے کہتے ہیں میں کجگو
تو وہ گہوڑا ہنر کجگو
بچہ مرگ اور کجگو کارانہ میں
مگر آواز مابا بلکہ سو مار
وہ گہوڑا دیکھ اس کو کجگو
تو ڈال کے سفید اس کو کجگو
بہت میں سے ہنر کجگو
جو بچو تو بڑا ہنر کجگو

نیکم کہ بابا قالد است
بڑا ہنر وہ کجگو داس سے
نہیں اس کو کجگو میں عیب
اب اس کو عیب میں کجگو
ولیکن اہل ایران ہنر میں
تو کجگو سے کجگو ہنر کجگو
کہ ہو کجگو اس کو ہنر کجگو
اور کجگو سے ہنر کجگو
نہیں میں ہنر کجگو
بہاؤن میں کجگو
کہ جو کجگو اول لنگ کجگو
تو ہنر کجگو اس کو کجگو
رہ اس کے پاس بچا ہنر کجگو
تو بڑیا سہ گہوڑا ہنر کجگو
وہ کجگو سے ہنر کجگو
اوسے کہتے ہیں میں کجگو
تو وہ گہوڑا ہنر کجگو
بچہ مرگ اور کجگو کارانہ میں
مگر آواز مابا بلکہ سو مار
وہ گہوڑا دیکھ اس کو کجگو
تو ڈال کے سفید اس کو کجگو
بہت میں سے ہنر کجگو
جو بچو تو بڑا ہنر کجگو

میں سے جس کے کوئی اثر
بہ نسبت جس کے ہر ہر
تک چھوڑ دینا اور
اوسے میں کیا کہیں میں
لو جتنے پکارا اوس میں
نکلتے چار دہشت میں
سیاہی جس قدر میں
نصیحت یاد رکھو تو ہماری
پڑا ہوا فرق تینا میں
گتے ہوں بال دھن تو
تو بھی جاننے میں
شارین تیرا کوئی
وگرنہ وہ بھی نہیں
میں میں نفس کی
کہ وہ دایم دو
میں میں ہر قسم
تجھے لازم ہو کر
کہ اسے کہ جو
بیت کیا کہ میں
رہا ہر تجھ کو
تجھے جاتا ہر
لکھا ہر میں
تو یہ مجھ میں

اور تراوسے سے پھر دنیا

در بیان شناخت سال

تو بلاوں اور خوشیوں
تو گھر سے نکلتا ہو
مقرر ہے ایک ہفتہ
تو لازم ہے کہ تو
بھر لوگ اس میں
میں میں ہر قسم
تو کبھی خطرہ
و تخمینہ میں
و نادان ہے جو
بعض ہی جا
کوئی اور تر

کہ بلکہ بہت کماتا ہو

در بیان شناخت سال

تو بلاوں اور خوشیوں
تو گھر سے نکلتا ہو
مقرر ہے ایک ہفتہ
تو لازم ہے کہ تو
بھر لوگ اس میں
میں میں ہر قسم
تو کبھی خطرہ
و تخمینہ میں
و نادان ہے جو
بعض ہی جا
کوئی اور تر

سکرتو بہت کماتا ہو

در بیان شناخت سال

تو بلاوں اور خوشیوں
تو گھر سے نکلتا ہو
مقرر ہے ایک ہفتہ
تو لازم ہے کہ تو
بھر لوگ اس میں
میں میں ہر قسم
تو کبھی خطرہ
و تخمینہ میں
و نادان ہے جو
بعض ہی جا
کوئی اور تر

در بیان ہماری

و لیکن یہ میری
غرض جو ہے
مزا ہے ہر ایک
بعض میں
و لیکن میں
سپاہی زادہ
بتانہ امید
اوسے کہ میں
بتانہ فی جو

در بیان ہماری

و لیکن یہ میری
غرض جو ہے
مزا ہے ہر ایک
بعض میں
و لیکن میں
سپاہی زادہ
بتانہ امید
اوسے کہ میں
بتانہ فی جو

نہو معلوم کر اوسکی تجھے راہ چوڑاوی گوشت اور پیچ کو ملکر دہ چکانی جو آتی جا اوپر کرب الیخ وان بون چینیم دہ ہن آرتھ کن اوکھو نہوٹا	نومین کنونجے اوکھو گاہ کہ ہو جاو حریرہ سار گل کر اوسے لیکر اک پاس کے اندر توفت ہوا اوسکی سال بھرم	نگار ایک کا اہل ہلا کر ہست سائچے میں پانی بھرتو جیسے میں ملا کر خوب ہو دگر اسے زیادہ تو کھانا	بیان شہت ہما یی کر کر می علاج
جمن بن نام اوسکا کر گی تھے بے مہم گھوڑا جو کھ لے بال و سہن باندہ لکھتے جو گھوڑی ہو تو کھو کھو کھ وایسا بون کر کہ شافہ بنا کر وایا جو کھان میں ہوا اک دو	دہ بیماری شہت ہی بری نوبہ تو جان کہ یہ پیشا ہے بند کلنے میں نہوٹا اوسکے پیاسہ نہا نہ یہ دوا بھی ہے جہا کہ پیشا ہے اس سے بھی کھو کھ تو اسے بھی کھانے کی مہر ہو اور اوسکا اوکو فوٹون جو کھ	سوا کو دہ بیان لکھتے ہیں تو اسے ہما یی میں مرج کر لال کھتے نہوٹے میں ہی بھی کھتے دیا میری کی ہی خوب جی وہا لکھ ہما یی لکھ لکھ کر کر کر دوانی کی جہا دہ گھوڑا ہو پھرتی ہے کہ اہو ساغری کی پاس ہا اگر گھوڑے کی سمجھ نہا لکھ وہا دوسرے ہر نہوٹے لانا لیکن ہے ضرورتی بھی نہا نہوٹے وہا دوسرے لکھتے ہیں کھلکھ لکھ لکھ لکھ لکھ پلا دی جہا کھان لکھتے ہیں ٹروٹری لوٹ کر جو دم کو کھ شانی دودہ لا تو ایک اک کر دہ پھٹنا تہا ہا کر کر دم پیٹ اور لکھتے ہیں	سوا کو دہ بیان لکھتے ہیں تو اسے ہما یی میں مرج کر لال کھتے نہوٹے میں ہی بھی کھتے دیا میری کی ہی خوب جی وہا لکھ ہما یی لکھ لکھ کر کر کر دوانی کی جہا دہ گھوڑا ہو پھرتی ہے کہ اہو ساغری کی پاس ہا اگر گھوڑے کی سمجھ نہا لکھ وہا دوسرے ہر نہوٹے لانا لیکن ہے ضرورتی بھی نہا نہوٹے وہا دوسرے لکھتے ہیں کھلکھ لکھ لکھ لکھ لکھ پلا دی جہا کھان لکھتے ہیں ٹروٹری لوٹ کر جو دم کو کھ شانی دودہ لا تو ایک اک کر دہ پھٹنا تہا ہا کر کر دم پیٹ اور لکھتے ہیں

نہوٹے میں

نہوٹے میں

نورانی

نورانی

نورانی

<p>اوسے باد کی وہ باد کمانی یقین سے خوب ہو جاؤی انگوٹھ سے زیارہ جو ہوئی اوسے وہ باد کمانی باداؤ جو ہر دہشت رسو تو بچاؤ نہیں سکے سوا اسکی دلاؤ اور دھڑکے گھوڑا ہوا پکارا تو نکو کر جدی سے تیا کہ تا او سکود با فے دھلاؤ بھراو سکوا غری کو کر کے کل نہیں دے ہر دہ گھوڑا گودانا او کے کوٹ کر باریک تیا ہے مینے بہت سے آزما یا ملا دو نو کو مت کر عقل کو گم او کو نصف صبح اور نصف رشا شکر بر او سکے آگے نازہ کہ سمجھ اک کھادست او سکوشیا بچے گرجا نہ فی کا کوئی مارا تو تب تک اس مرنے کی ہوا اور او سکودال کہ ہاؤن میر کجیو شرباک سیر ڈال سمجھ کجیو یونہی لپٹا دیا تاس کہ تو ہم کہ جس نے پاد پھر نہ زنا</p>	<p>بے گمانہ وہ گریہ ہوگا پانی کہ بھڑکادہ ہم سیکڑوں گز دیا اک نیم کی لکڑی ہو چوٹی کہ تا وہ اپنے کندہ کو جو ہلاؤ تو جب تک اوسکے فوطوں کو گوداؤ دین کر ڈال خستہ سکونی الفو نہواں چہ میں کر کوئی مقرر منگا بکری کے کندہ پانے اک چاؤ وہ سارا لہڑا او سکوداؤ بستے گئی کو بچے ہاتھ میں تل ولیکن میں ضرر میں ہر دانا دیا لانز کو راک یا د بھڑا مری اک خرم ملان فشتا تیا منگا دو سیر وہ کوئی چاؤ ملا نصف اسمین ناموٹہ خان دیا چاروں طرف سے رانے مے اوس داغ میرا ہی چاؤ وہ پاک زنگی گھوڑا دیا غرض گھوڑا نہ بکھلاؤ پروا کی جو چچ اور باد نہ کر دے عید جی مل بچہ کو میں میر کھلا سبت ہو کوئی بار ہر دم براستہ تیا پراو سکوداؤ</p>	<p>سو ہر وہ باد کمانی گریہ ہوگا بلا پانی میں دیکھد او سکے تو کندہ کہ با دھڑا یا جانی کڑا کر تھان پاد کو گھڑی چاؤ وہاں خطہ کر کوٹے پرے سو پٹ کر آگیا عروٹوں دوا کہ ہے خطرہ رہی گزہ باہر کوئی سد ابرام او سکین لٹا نہو پر شور باد میں سیر کم اسی خطہ تو اکثر مرد عاقل تے آتے ہیں آد بچہ تھکے کہ جاتا یوں گھوڑا مقرر وہ موجبت کہ ایسا اول ازو تو بھر فریج ہو تو او سکودوں مالز سرک بال سے او سکوداؤ تو اون ہی پلا یا کر او سکے زیادہ اسمین ہر دہ گھڑی کہ ہر فی طر اور تر میں ہر بنسٹے او سکوداؤ سکڑی گویا منگا اک خچ کو ہادی میں کجیو کہ ہواں سکے ہری گھڑی بتاؤں اپہلاؤ کا جتو چاؤ کہ ہوا سکے ہی ہر دہ گھڑی</p>	<p>کہ تیا جو پاد کمانا او سکامیل سو ہاگہ میں کہ پانچ ہاٹے اگر جو چوٹی لکنا ہو پانی اوسے سے قانزہ کی طرح کجیو نہو کر کچے سبب رگھو اور کہ پروا ہو گیا تھو او سکادوا نے کر پیلے لچو نت اندر تو بچہ ہر جان میں ہر ہاٹے طرح او سکے تیا میں کجیو ہم پسلا او میں غیر او سکاکر چلا دے ہیں اپنا دھڑا مار دیکھا ہر مینے اس میں اکثر کھلا یا کر یوں ہی تو او سکودوں اگر انہیں سے نہ کوئی نازہ ذرا گھوڑے کو نہ کوٹا چاؤ نہو گجاری او سکاپٹ گوز تو اس سے ہی ہو تندی ہی چچان، قونچ کی جان علاج او سکاتوں کجیو مری تقریر پیکر اک فراکوٹ صبح لائیں ایا کوٹ ایدست اور او سکے ہی ہر دہ گھڑی ہر دہ گھڑی اس مرنے کی ہوا</p>
---	---	--	---

عمر

سوس کے گھری اور گیدڑ کردن میں سے جس سے جگر اگا نہیں اس میں کسی کچھ اور بچان سب سے اس میں سے کونسی اسی کو جسے دوسرے میں فرو ولیکن کہ جس نے پانی کی قند نے جو بند ہو جاتا ہے حکم بڑا کر اوسکی پیشانی پر کندہ فوجوں اور سکا نہیں کچھ سینہ ارتھ کی کو پلین اور کونسی یو زمین سے زمین اور خوب جو کچھ گرم گہری کی ہو تو براون میں ہیں ایسی دوزی وہاں اگلا کر اور اسے مرد بلا براد کو کھنڈی تو گوگل وہاں سے انٹ کی پلنگنا یو زمین کے ساتھ تک سے ہم طا افیون کے پانی میں آنا وہ بھی اور لڑی میں با یک رکھ اور تیز نکو اس کے بھراوسکی گہان اک جہ بنانا اور کچھ اور اسکا ایسا پنا بہر کچھ اور تہر اور کھو بہا	وہاں کو نے بن کر لکھ شک سے میں کچھ نہیں جنا یا نہیں کچھ تو جان مگا کی جیسے دس سرگس کیا کر بانی وک اور کون کہ تانچہ اوسکے بچ کی ہو تو کچھ ہوتا ہے اور جادو ہٹا اک رہ اور کونسی وہ سینہ زمرہ کا گندہ مساوی لاکھ کی آہ داری منور فائدہ تو فک کر اور تو پانی میں گرم اور کون تو جو این میں مار کچھ لگا برآگ کی جڑ کا لگا کچل کر باد بھر کر لین نے اور کونسی تہا ہوتا کہ تامل جا ہا کتا تہا اوس نے کاناں کو پنا غرض ہونوں کو کچھ کہ کھوس نے کو بہا سم اور نام تو اک اک کھانا کہ آج اسے کچھ ہیں اسکو کھانا	وہاں کو نے بن کر لکھ شک سے میں کچھ نہیں جنا یا نہیں کچھ تو جان مگا کی جیسے دس سرگس کیا کر بانی وک اور کون کہ تانچہ اوسکے بچ کی ہو تو کچھ ہوتا ہے اور جادو ہٹا اک رہ اور کونسی وہ سینہ زمرہ کا گندہ مساوی لاکھ کی آہ داری منور فائدہ تو فک کر اور تو پانی میں گرم اور کون تو جو این میں مار کچھ لگا برآگ کی جڑ کا لگا کچل کر باد بھر کر لین نے اور کونسی تہا ہوتا کہ تامل جا ہا کتا تہا اوس نے کاناں کو پنا غرض ہونوں کو کچھ کہ کھوس نے کو بہا سم اور نام تو اک اک کھانا کہ آج اسے کچھ ہیں اسکو کھانا	وہاں کو نے بن کر لکھ شک سے میں کچھ نہیں جنا یا نہیں کچھ تو جان مگا کی جیسے دس سرگس کیا کر بانی وک اور کون کہ تانچہ اوسکے بچ کی ہو تو کچھ ہوتا ہے اور جادو ہٹا اک رہ اور کونسی وہ سینہ زمرہ کا گندہ مساوی لاکھ کی آہ داری منور فائدہ تو فک کر اور تو پانی میں گرم اور کون تو جو این میں مار کچھ لگا برآگ کی جڑ کا لگا کچل کر باد بھر کر لین نے اور کونسی تہا ہوتا کہ تامل جا ہا کتا تہا اوس نے کاناں کو پنا غرض ہونوں کو کچھ کہ کھوس نے کو بہا سم اور نام تو اک اک کھانا کہ آج اسے کچھ ہیں اسکو کھانا
---	--	--	--

فرستاده نگین

علاج نازده بندش آب

در بیان سفر کرمی سفر گاه و سفر با طبعش بستان

اگر چه آید نه او کمال نظر بل نوازی می پلا لاکر او که مو جات او بلیس بی کفر حفظ غالی می ملکه ایک دن او را تا می نگا ناگوری سگند مسادی چون با چو کز لک سکا او تا می او ر و عی او ر و ن سب چیز و کو کو طینا کمال اک صبح کو او ایک شام تو او سن نیکو تو سب چنان بهت یک کرماتین او کراو سی گویان چالیس تیا را هر دانه بانی سے خبر آ تو و مطلق دغا می کند و کا تو یک روز و کز او سکوتی به نملانی من سکرت کز فرق چهر کن منته بی کج و سکا بانی و بی دینا سب کرم و یکو داتا که نادم پرسه ده تیل بدم کنی از مرین لیه جیرین او کله یک کرم من کله جو کا را با می تو با و می منو غافل و سکو کی نماند	پلا او سکو شرباب کبریا کرم یقین بی یکنی وین که با کل منین کرم تا می کرم مطلق و لیکن کرم شام کج و یار لے او را خن سانی می صبی منگا کرم مال کلمنی با و بهر ایک یتیمون جیرین بی کرم منگا کرم بهر کرم کرم پرا نا کرم کرم فانی او بانی تو به منسخه آرمایا کرمی بار بهر جهانیا تو تنه پیکه لا کله شام و سکا یک کرم جو کرمی تو دانه کرم کله نا کرمی کرم جو کرمی من سکر بهت سکا بانی با و تو جهان اگر بانی ماکو را می سکو کله نا را و در منزل بهر کرم نه کرم دانه کرم کنین تا خیر جو د پلا تو بهر کرم نه کله نا کرم بهر کرمی او را می بلدی کرم و کرم اگر کرم او را سجدی من پلا او کی بولی منگا و بهر کرم کله نا را	بهت کرم او پسر طبع نال اگر مو فاس او و کرم و کرم و با بانی من تر او سکو جاکر و یا کرم بانی می کرم منگا یاد ده با و اک کرم منگا بهر نیسیا او تا می کرم منگا بهر چنان کرم پیکری کرم سکا بهر کرمی بهر کرم و تا منگا کرم بانی سوله کرم اگر منظر مو بانی پلا نا جو کرم منگا اک سکر بهر تو بهر کرم کرم کرم کرم سفر من کرم کرم کرم خراس طبع کرم کرم اگر کرم ترا کرمی کرم اگر چه ده پسرین من بی کرم بهلا یاد آ با سب بهر کرم سکر من کرم کرم کرم چهارم تو مفر کرم کرم جودن سکر کرم کرم و من اک با و بهر کرم جبه پلا تو کرمی سکر و لیکن با سکر کرم کرم
---	--	--

بلا یا کہ سی پانی بن ترسک	لہو پوٹوٹنا موقوف جب تک	سے وہ بیان دیکھتے ہیں	کہ پتلا ہو یا گاڑا ہو یا نہ ہو
اگر پتلا ہو تو وہ دوا کر	وگرنہ دے اسے پانی پر	منگنا اک پانچ نوے درجہ کا	علا نصف اس سے مرضی ہو
بہر اوپر توڑا آٹا تو ملا دے	کہا کر پہلے پانی پانی	مگر تپتے میں پھر لٹا ہوا	بہتر دے اسکو بھی انہی نمک
وہاں کہ روڑا یہ بات معروہ	وہ تک کہ جھینک ہو دھو	اگر آٹا نہ ہو گھوڑے کی چوٹ	تو پانی کا نہ چاہیے
چہا کر دن تو اور باسی پانی	کئی دن ہو تک اسکی پانی	اگر پانی پڑی ہے تو مکرور	تو کر اسکی دوا کی پتھر
نمی سے پھر تک آنکھوں میں	کہ ہو جاوے کئی دن میں	وہاں تو ہی مٹی میں باریک	بہتر دے اسکو بھی انہی نمک
وہاں کہ پھر تو گھس کر	لگا کر پھر تو پیر سے اسکو	وہاں تو خور و کوئی پتے	تو پیر کی مٹی میں لگا کر
بہتر دے اسکو بھی پیر ہی	کہ جلدی سے اسے آرام	وہاں تو اسے لے کر دیا	سہ چندان اس سے
بہتر دے اسکو بھی پیر ہی	نہ سے پھر تک اسکی دوا	وہاں تو اسے لے کر دیا	بہتر دے اسکو بھی پیر ہی
اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	تو پھر تک اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
جہاں تک اسکو توڑا کہنگا	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
جو ہو کئی تو تین چار دے	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
اور اک گل دے تو دم کی	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
یہاں کہ پانی سے مرودنا	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
بہتر دے اسکو بھی پیر ہی	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
علا بہتر دے اسکو بھی پیر ہی	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
جہاں کہ پانی کی طرح ہم	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
یہاں کہ پانی کی طرح ہم	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
بہتر دے اسکو بھی پیر ہی	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
بہتر دے اسکو بھی پیر ہی	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
کئی دن باسی پانی ہو	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
وہاں کہ پانی کی طرح ہم	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
سے کر تیل ہی سرنگا اسکو	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا
منگنا کر اسے پیر ہی	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	اگر پتلا ہو تو اسے لے کر	نہ سے پھر تک اسکی دوا

پانی

پانی

پانی

له لکین باد

له لکین باد

له لکین باد

<p>سبحر کمرست اگر ناتو بر باد که جلد اچھا ہوتا دلا دل فرود تو او سکای تباہ کن مال آد کہلا فرمیں کہچہ تادیر ہوں کہ جب دینا سے پانی دنیا او دھڑکا ہن جگر بال اور پت تو ہوں بال اسکو لے اور کھنک تو لازم ہر کموشن طعنا میں جو ہا تو مفصل کہہ سناں یو ہن وقت باز نہا کر تپ دس او سمیں ہانک سے تھکان لیٹ ہر تہہ بر تہہ تو باج اوسے تو اک پتہ کہ سپہ بکا رکھی جو کان تو سکے ہن تو جان آئی ہے بی باور سار تو رہ جاتا ہی چلے تو کو کہ ماچند ہے وہ خوب جابری کہ میں پس کہ بہر اسکو جلا کھلتا ہی طرہ اجلی سے بانی وے اندک اوسے کر دھوپا گیلے گامفر زینت اسکا وہ اچھا تھوڑا دم آ جا اور اوس اوسے اوسے اوسے</p>	<p>پیشہ خواجہ احمد کا ہوا رشاد ملا کر اسکو او سپر سو پتہ در کھانے اگر کوئی گھوڑا اکن باد وے ہر تھوڑا ہی سپر سو بھرا اسکا دقت ہی بچاں لینا اکن باد اسکو کھینچے ہن مے جاو اگر چیلین میں تھینک بھر کر گشت پٹی میں سیک علاج اسکا حاجت میں تباہ نہ سے تپے کھرا اسکو جب چڑھا ہنڈی میں ال مو سیرانی رے جب بیانی او ہا کراچ را پا بی جہا ہنڈی میں بھی آوا تھپے پچاں بی کی میں تباہ اگر حد وہ موٹا ہنڈی غلل آتا ہی ہے اوسے جو تھوڑا چکر اسپر تھوڑا کھلی برابر تو جو نا اور ہادی یہی جان کھ کی نشانی دیا کاغذ ہو یا کھیر انہی وہ دھوپ جی کھیر اسکا کہ تا لائیں اوسے کھیر پہر اوسے نصف لائیں کھ کو</p>	<p>ہن میں سے کی اسکو جس میں ملا تو تیل کچے میں کہ ہونیک لگا مٹی کو دھوپانی سے دینا وہی میں کہے تھنڈا ہا تیل تو ہے جالین تھک اسکی تو د تو رسانی کا ہی ہو پھر د تو میں تھوڑا کھن بھی کھا تو دھوپ سے نہایت فائدہ کہا کر تو ہن لکھیر اسکو لوگ پھر ک کر تھک باندہ اسکو تو پھر جو ہن تباہ وں واکر تے کراچ اور اسکو کھا لیٹ اسکے او پھر کھا کہا اچھا ہو وہ اور دور موٹ سواہل ہنڈی میں تباہ تو ہے اے اے بولنے تیر تو ہے دھوپ میں میں میں تو یہ اسکی دھوپ ہنڈی خدا چاہی تو وہ ہو جھا پرا ناٹا ٹوڑے کے تھوڑا کہ تاجانی ہے وہ سب بونی نہ میں ہو کھال اسکو لین سکا کر دھوپ میں کھا اسکو</p>	<p>کئی ہمیں نصیب ہے تھوڑا کھال وہ پاپل ہنگا کر پس باریک تھوڑا حاجت اندو کو لینا یک تو نیم کی تپا میں جانوں اگر دھوپے تو جیسے اسکی مینا اگر جالین دن سے تو پھر تھوڑا تھوڑا کھن بھی کھا وہ کھا کر دھوپ میں ہے تو نہایت ہی تھوڑا باریک سدا ہی میں جو نا اور تھال کسی گھوڑے کے چاوسے اگر کھا ل اسکو کھا کر دھوپ انہیں کھانہ کر دھوپ میں یو ہن زمین تھک کر تھوڑا تلی پر اسی کھنا جو اک میر لکھانی کو لے زمین کسی گھوڑے کے کھوڑے دھوپ پھر اسکو تو اگر چاہی کہ تھوڑا بس اک تو میں کھا ہی تھوڑا اگر تھوڑا کھنا کھوڑا جلد کرناک میں و اسکی دھوپ وہا تو کھیر کھل کو پس بار کھا یا وہ میں پیا بھرا</p>
---	---	---	---

فرمانامہ مدیرین

ہنکاراؤ کو کچھ تو بھانگا کیا پاس
 دیا اک حایہ تو لہجی کو گنگسلا
 پھر اوتنا اور کہ جلدی ہی تھا
 بڑی ہی نسخہ ہے یار جانی
 دیا روتا کوئی تبت سے ہے
 دہر او سپر کو کے کپڑوں کی تہ
 یوہن دین جن گن ہو بہار
 دیا بہو بہل ہی سم بچے تو دل
 جو جو بیٹھ گھوڑی کی کہیں
 لگا تا سپن غول او بہر یون تو
 دیا کڑا چہرہ زوئیل او سپر
 ولیکن اس س کا، یہ تو
 تو پھر اکیر اسے حق میں جو
 رکھو کو بیٹھین پھر کر پاس بانی
 پھر اس میں تیل کا وہ ملاؤ
 پھر اک لڑائی میں نہ ہو کہ لقا
 نہ او سپر بیٹھے کی مکی کوئی
 جو وہو زخم کا عمر دو خیر
 کبھی بیٹھی نہ او سپر سیاہی
 بلکہ خوشک نہا کو تو بھان
 اگر وہو زخم چہرہ سیاہی سخت
 جب اک کھڑی تیکری او زمین تو
 سکھا کر خوب او سکھیں ایک

ویا کجی اے کو سرخ بناس
 ملا او تہا ہی بے خیمہ ہوا
 پلا دو سرخ بناسے سلاو
 کہ بیون خان کی ہے گشتی
 کہ ہو مجھ پر گھوڑا انگٹے جا
 رکھ اور سپرد ان وکلا بیکہ
 تو پہنچو جا اچا وادہ پجارا
 بیانی تہیون اس مرد خوش حال
 تو لیکر چکی مٹی توڑیں
 سب سے یہ سفید بھی معلوم ہو
 دیا دھڑال باسی پانی لیکر
 کرے تب جب کہ ہو خیر کو رو
 وہ اس کو بے بین دیکھو
 کہ ہر شکل بہت یہ بات پانی
 اسے مل خور پاتھو فیکو لو
 جہاں زخم ہو مگر کا حسابا
 نہ ہرگز اندہ کا ہو گا او خطو
 تو ہی نیم کی پانی میں کہ جوین
 پڑی ہوں اس میں کڑی کہ نہا
 پھر اس میں شوق ہو لکھان
 نرو اسکو سہل ہو جا سخت
 بغیر اسے نہیں کہنی دوزخ
 چکرل و سپردی دن کہ ہر

یوہین اگر تم کو دے صبح و شام
 پھر وسمین کا تو پہل قدمی
 یوہین و جاوڑا لالہ دیکر غور
 لگے لہجہ کمال سید بن چڑھ کر
 تو پھر نوادہ کسی کی کچھ نہ فرما
 بھلا سپرد الہ بانی تو ہوتا
 تجھے تو کیسے حیرت بانی
 کہ انا جا تا وہ لنگاہ و سدا
 آوے نہ کہ نہ کہ راوہر کا
 دیا صابون اور گرم بانی
 یقین کر کھڑا اس کا ایک
 لگے لگے کھجور کی ٹری چڑھ
 پڑا تا وہ بالک لیکے چونا
 کہ وہ ہرگز نہ کیا بل ویرسمین
 اوٹا اوٹا اور ہین کی کشتی
 اوہی نے کو حیرت و ہیر کو تم با
 میرا گچا کنی و زمین و سدا
 اسے دلو و سدا یا کر کو شفی
 اگر اسے خم میں کھڑے کھڑے
 برا و سکھینا مٹی سے پیارے
 نمک کی لگا و سپر کی دن
 جو چاہے خم جلدی خشک ہوا
 و یا جوئی کا جہاز و میرا نا

تو ایش کار، گاسین نام
 اوے تو ایک نکتہ سر و پایا و
 نہو اچا تو بہر کچہ فکر کرد
 چہو یا کہہ دے بشی سر و پایا و
 کر بچہ ہاتھ سے الٹا کر
 کہ تا کہی سے گہرو و نہ گہرو
 مغل کہے بہر کچہ سر و پایا و
 سر و پایا و و نہ گہرو و نہ گہرو
 کہ کہی سے گہرو و نہ گہرو
 اوے و نہ گہرو و نہ گہرو
 سے تو جان کہیں بہر کچہ
 سپاہی لوگ کہیں بہر کچہ
 اور و نہ گہرو و نہ گہرو
 ملا دے کہ کہی سے گہرو و نہ گہرو
 کہ وہ کہیں بہر کچہ نام آتی
 اسی دن کہیں بہر کچہ
 ہر ایک کہیں بہر کچہ
 و نہ گہرو و نہ گہرو
 تو وہ کہیں بہر کچہ
 کہ اوہ کہیں بہر کچہ
 مسواوی و نہ گہرو و نہ گہرو
 تو لازم ہو کہ کہی سے گہرو و نہ گہرو
 کہ ہو کہ نہ گہرو و نہ گہرو

لہذا چھوٹا

لہذا تو ایسا کہ اختصار و برف

لہذا بیل باری

<p>وہ چھوٹا چھوٹا تارہ زخم ہو جا تو سن سیکھ بارہو کا چھوٹا تو سن سیکھ چھوٹا چھوٹا بہار سو کو بھدو کو کھلا لے چہہ ہاشہ ہودہ ہودہ اگاڑی کی طرف پہنچ کر بہار کر میں اے یار دل سم سے شام تک سن پانہ نہیں ہے کامطلق مسکنا بھراو سو کو بھدو کو بھدو لے لگی او سو کو فطون کی گہ پہاٹن میں وہ خستہ ہو تو بچے دل کو سن لکے کچا دے کے بتاؤں کہ بچ اور سو کی کہوں دینا تو جی کھائے سب کر کی وہ کر نہو گا بھرتے کچہ نم سفر کا تہبیلی میں ملے سکو و خند یونہی سنو دی جیتک وہ ہو تو ہوا کئی دین وہ ہو اور او سہ تہوڑا اسیان نہیں ہے کا غم تو بھگتا تو خالص نیر ہو جاو گیا جی</p>	<p>وہاں سنو ہنگا کر شش سو اگر چہ ہو کہ کلین زخم پر بچہ پیر کو جو ہا زخم تر کچل کر او سہاں گانہ ہوا سہاں کہ ہو کر یارو سی لب بالاکو یا او سہاں کپڑا کھٹک ہدی او سو دین لگا یا او سو دین تم میرا جب اچھا ہو گا زخم او سہاں مالا نو پا سو کا کل میں اوسو یا مین تو یا کشتہ بظاہر تو نظر او سو دین کر میں او سو جب بھوٹو سہت چا تو کی گرم دیت وہاں بے ہوشا منہ ہو گا شکر بیتا بدن کو بھرتے کھل جاو گیا وہ لچکا کر کا مالا فون سے مین جہاں وہ جب ہو کر تہاں ہو سو جو بانہ ہو ملے ہلا کر کا وہاں تہوڑی ٹہنی ہل ہلا رہاں کے بال قائم ہو کئی دین جو ہو جاو گی جی</p>	<p>ایک دین سے شش چا و وہ کہ تاہاں او سو سو سو وہاں ہو کہ ہی ہو سو مہاں اک چاہے ہو سو تو تہاں مین تر لگی سو کہ کر تاہو فو اندی ہو اوسے تو کا کہ ہو سو بہاں مین او سو ہو سو سہاں باسن مین ہو سو اوسے کر فو مین ہو سو فلاکس ہو سو سو سو بہاں و وہ نہ ہو سو کی طرف وہ پا ہا مین ہو سو جو صفت ہو سو سو سو اوسے بال او سو سو سو سہاں اک ہو سو سو سو اوسے تو از مار ہو سو تو پیل کر دوس ہو سو وہاں بھرتے سو سو سو تو تہاں بیل سو سو سو کہ مین او سو سو سو سو تو تہوڑی مین او سو سو سو اوسے سیکھ او سو سو سو</p>	<p>اوسے ہی ہیکہ چھوٹے او سو چھوٹا یا او سو سو سو لگا بیل او سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو کئی دن کر کر او سو سو سو بہاں سو سو سو سو سو سو کھڑی سو سو سو سو سو سو لگا کر یا او سو سو سو سو جب او سو سو سو سو سو سو بچہ پا ہو سو سو سو سو سو ایک سو سو سو سو سو سو تو چھوٹا ہو سو سو سو سو سو فلاکس سو سو سو سو سو سو علاج او سو سو سو سو سو سو لگن مین بھرتے سو سو سو سو نہو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو سو اگر سو سو سو سو سو سو سو لگا و او سو سو سو سو سو سو فقط مصری سو سو سو سو سو سو چھوٹا سو سو سو سو سو سو سو اوسے سو سو سو سو سو سو سو وہاں او سو سو سو سو سو سو</p>
--	--	--	---

فرستادن گنہگار

تہ ترکیب برادر دین ہولہ علیہ علاج دہائش

تہ قراؤ

<p>تو البتہ رہیں بال اسکے قائم نہو گا نشع مطلق انتہا میں زیادہ تو نہو دوسری مقصد نکڑاؤ سکھو اسکی دوا پکا اینوں کی رٹی تو ملا کہ تہا پھر عروہ جھوٹا میری کھجوا تو خالص کیسے پھونکنا سہنگ کچل کر بعد دانہ کے کھلاؤ دیا کر پیار سے پانی کے اوپر کھلاؤ پہل پہلا کر اسکی علی غرض کہ نہیں بچیں تو کہہ کر کھل جاوے کھینچے کی تری دہائش پہلکارہ بھی خبریں بہتور تو سن کھنکھن بادلن جھلکا کسر ماتے میں تیار کے جو کہ ب بہتہ سیر نہ نہیں ہوں جانا تو پھر مس آنو کا البتہ دوسرے مجھے معلوم ہے وہ اس طرح سے برا جو این بھی ہوا در نہ کھجوا کہ سب چیزوں کو لینا تو سادھا رو امین قالہ اس میں ملا کر تہ اسکوں کون کھلاؤں میں با تو سادھا کی تو کیفیت دہائش</p>	<p>جو سینکے سیر گرم اسکو تو دھم وے کرنا عمل بہ ابتدا میں اگر بالکل نہو جاوے گی بہتر وہاں کہ چار بارہ دفعہ فی پھر آنا ماش کا اک پاؤ بھرے دیا کر روزاک با فوسے ہمار مجھ سے نہیں ہٹا کٹنا تنگ اسے ہو بہل میں کھلنا کھلاؤ بغیر دیکھتے پیسے ہر کے لیکر دیا پھر آدہ پالیکر کٹی اوسے پیشاب میں آدہ دیکر یقین ہے یہ سے اسکو نہ ہائش نہو دہائش اسکی تنگ اگر گھوڑا ہے کچھ جی کہہ کر اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہر خوب وے دے کے اوپر سے کھلاؤ فرا تہ بیٹ میں گھوڑے گرسے سنا ڈاب کہوں ہیں اس طرح سے غرض انی بھی کچری خور ہو روہیت اسکی یون کرنا ہر راوی اوسے پھر ان کی ملی میں تہ جب اسے گر دینا نہ کھجوا اگر اس سے زیادہ کچھ کھلاؤ</p>	<p>کہ نکھین کے زاتنی جا پھیل تو پھر ہے یقین ہو جاوے دو تو نہ نکھین اسکو بھی اس طرح سے تو پہلی پر جو اسکی پیاسی ہو ملا نصف اس میں سوخا چینی پان بنا کر اسکی پوڑیا ایک کپ لیسر تو پھر میں کہوں سو وہ داکر نہو داکر کٹے وہ پھر سے کمر تو پھر وہ چار دن دیکر اسکو پیاسے کی تہی پاؤ سے مٹکا اور کوٹ کر کراؤ اسکو تہا دیا کر شام کو دسے کے اوپر ہیشہ یا پھر اسے ہر ہائی اوسے کھتے ہیں یہ دہائش یہی بہتر ہے میں کھنکھ سے رے پھر فائزہ داغ پھر پھر کہ تو دیکھو اسکو کہہ لے گا اگر ساری کے نشے کو جانی مٹکا باز سے یہ سب کہہ کر سجھوں کہ لیکے تو جو کہ بادل پڑا میں کے کہ میں سے جانی پڑا میں سے کہ ہو دینا کچھ کھلاؤ بعد دانا اے دل فروز</p>	<p>تہا صحت میں ہے لیکن بھی حال دیا و سید سے بھی سینکے سنو اگر او پھر ہی ہو نہ نکھین کچال جو چاہے تہا گھوڑا چھوڑ چھوڑی دیا اک پاؤ بھر سے نہ کھجوا جلاد ہوں میں اسکو نہ کھجوا جو گھوڑا دہائش تہا پھر کھنکھ رکھا اسکو چید کر کر کہ کھلاؤ نہو دہائش میں قائم جو دیا دہائش ہی جانی بال کی لے دیا لے سیر پھر جو این سے یا ہیشہ اس میں سے ان دے کھجوا دیا پانی سے اتنی ملائی جو گھوڑا تخت کھنکھ کھنکھ مسادی بنگانی اور نکھ کھلاؤ چاہیے بہرے بہتر یقین ہے اتحادہ کہنے لگے گا جو چاہے انوشی کھنکھ ساری نکھن ان لولا اور ہر ہیشہ مفر کچھ سمجھ کی بھی ہر حال بہت سے دہی اور تھوڑا پانی پہر اسکو لید میں گھوڑا تو گار بغیر دیکھتے پھر کے میں دے</p>
--	--	--	---

فرمان سدرنگین

دولت
مہاراجہ
علی علیہ السلام

علی علیہ السلام
مہاراجہ

بشدت پاؤں گرمی یا ہو جائے تو پانی مٹھ کر پیے اگر ہو اگر باتا ہو تو گرمی داتا رکھ کر ان کو گرمی کوٹ کر مروارے کوٹ کر پیے یہ جو کوئی مہم جو امری جان نہویرا اٹھ پیسے بھرے وہ کم جنا کا غنڈی بھر کر ایک ٹی یہ سن رکھ تنگ گھوڑے کا لگو کر بتاؤں اب کہ اوکو تکب کر کہا تو مان میرا نکرو یہ پہر بہر بوجو بانی پلا دے کہ گرسے فائن تو اور بھی دے نہ کہ جو خوف کچہ گرمی کا زہنا نحال آویں تو پھر جابو اے مینے بہت سے آزمایا دینا شیر دم کے حق میں کم جھالی میں تو ان کی بہرہ اگر تو چاہی یہ ہنڈا سو گھوڑا بہت چھوٹے ہوسر گھوڑے کو طقت اوسکی ہنڈت موڑ تو اوسی کی نہ اٹھ کا قائل سور ورننگ اوسکو دی کا کر	ہمیشہ فائدہ کرتا ہو سارا بتاؤں اوسکی بھی کر تکب کر تو پھر کرا تھمے دے کے کھلا تا سب بچے سے کھلا کا ہی سب بتایا تھا مجھے سو یاد ہے یہ اوسے مری یاد ہی بچاں یہاں دو چار دن تک تو پیچم جلد کر اوسکی دوا سو تو دہلی توغم کی جہان کی سویت کر وہ ہو جیتا کہ اچھت تک سنگا بازار سے پیاز و سیر تو لازم ہے او پر کھلا وگر تلام اوسکا کھٹے بھی تو مکر راز مایا سے تنکار گجروم بول میں نے بھاؤ میان باقی نے جھکنا بتایا کر جو دم بہت شیر دم ہے لگانہ نون سے نر کے زور سے تھم تو باسی بانی لک تھو اٹھو یہ نیک سے رنجابت کی علامت اوسکا گھوڑوں پر چڑھو تو کہ جسکی سب دیکھ چھوٹی قال تجھ نا خوش کرو انکے لاکر	جو ہو جہاڑا تو اتنا کم کیجو ملا یا کر تو مینھی موٹہ میں بار ویا منگو وی سو فٹ الکر سیر بقدر وہ چھٹا نکات میں ہر روز بہر بھر فائزہ دائم سے لیک سنگا کر مینی یا سو یا برابر جو ہو تیرے کسی گھوڑے کو مس گھڑی چاراک تک گھوڑے کو بہگوانی میں کاغذ کو نہ تنگ کوئی کر شیر دم گھوڑا تر ہے کتر اک پاؤں بھر اوسین بارک یوں بن کر اٹھ کر سک کر تو لے گرمی کا تو سب کچھ وہ دوسرے نسخہ لکھ کر کھلا دے کے کئی روز جو تھمے شیر دم حوال نہ چھوٹے کسی گھوڑا یقین سے یوں کئی دن چھٹ کر فوٹوں پر اوکو دینا یقین ہے اوسکی بچے خوب بنے پیرا دس گھوڑی بہ گھوڑا چھوڑ اگر چاہے کہ گھوڑی لاکر برابر دونوں چیزیں سیر ہر	دہی کے پٹے سرکہ ڈال دیجو کبھی بچھڑو مصالح ہی نہ درکا شباب اوسین سے ہوں کسی کچھ دیا کر بعد افر کے دل فروز کہ ہے گھوڑے حق میں یہ نیک کھلا دے کہ کو دہن میں لاکر علاج اوسکا جرب ہے یہ بڑہ جا پیاسے اس عمل کو تن دن کر رکھ اوسکو اوسکو پیچھے تو پھر کر یہ جرب تو دوسرے چھٹ کر یوں اوڑھ تو کہ ٹھیک تو لازم ہے کہ دہیا او پھر تو کر سے کہ فائدہ تو اور دیجو سنگا بازار سے سوکھ کر بانی کہ نا اچھا ہو جلدی اول افروز تو بچاں اوسکی کھنڈن خوشی تو کر یہ ڈول جو لگے جوڑا تو وہ گھوڑا تر اپنا رہے گا کہ نامشہوت تو اوسکی کم کھلا دل کو دہی مرغوب ہو کہ نہ لینی موندت تو اوسکا مینے ٹھیک کھلا تا میں نے
---	---	---	--

گر زمین یہ فسح آ رہی ہے
 اس سے مکر دین گرا میں کھلا کر
 دیالے گیر اور کھائی میں
 دیکھ دو دن چرخہ چل رہا
 تو خطہ کبر کی گدی اُس پر کر
 کسی گویا کی گرا جو بے بدنام
 منگا نصف اوسکی زمین خیمہ
 کھلا اوتنا سحر اور اتنا ہی
 دیاتل اور بیلادان تو اور
 کھلا جس دن اس قدر
 اگر بدنام ما وہ ہو و یا
 یقین ہے اوس سے ساری بھی
 تو اوپر باندھ تو کمر کی جالا
 بھی انسان کی بھی دوا یا
 لگا لٹانی مٹی کو رگڑ کر
 وہاں گویا کالی زیری کیا
 ہی کٹر ہیں جتنے ہیں
 مراد سے یا راجہ ہیں منگا کر
 جو برساتی کسی گویا کی ہو یا
 یقین ہے یہ کئی زمین کہ اس
 غرض چوب سے برسات
 منگا باز سے گئی ہائی اتنا
 چڑھا دی گئی تڑاکا میں جل رہی

ہنسی چٹھے تھے سنا
 کہ تاجی کو وہ بالکل مٹا د
 بہت سالہ تاجیوں کو چھوڑ
 تو آدھی جاؤ اندون چھوڑنا
 و لیکن جب او سپانی میں کر
 تو پھر جو میں کہوں تو کہیں
 انہیں بھی کوٹ کر کر لیں چھوڑ
 و جب تک کہ کتاب ہوا
 مساوی دونوں چیزوں کو
 و لیکن تل جو کسے اول فر
 دوا دونوں مرضی ہو چکی کر
 لکھا تو اگر او سکویہ ستو
 تو ہو وہ ہندو بخون کا ہا
 زیا پائے آگے تو ہے خفا
 ہی اک روز ان فٹو کو رو پر
 کا پانی میں بسوا کر ہی بار
 میں ہوتا ہے یہ ترکی کو اکثر
 ملادنے کے اور وہ کو بھر
 رجو میں کہوں کہ تو تیرا
 پر سانی نہیں ہے کی جہا

اگر او چھلے کسی گہوارے کی
 شہید بن اوسکا کہ سنہری آنا
 گھلا پینا یہ دونوں بھی بد
 کسی گہوارے کی جاو باجہ یک
 نہو جیت پہاڑیوں کرنا
 سبھی کی نوسے زینہ ہر
 ہم اندرون خیر و نالو
 مجھے اک شخص سے پوچھنا
 مجھے میں نے کہ کردن خبر
 چلک خوب دلون کو ملانا
 جو زخم تو دہوتا اگاوی
 نہو کر زخم سے گہوارے مند
 دیا اوپر سہاگہ میں کڑوا
 جو فوط ہوں کسی گہوارے
 لیکن میں ہے باقی میں گانا
 سب اوپر کا کرنا کر
 گہوارے کوئی پینا ہونی
 نہیں کہ کھینچ کر باقی ہو
 تھا اس میں لیون کے اگر
 کھلے اگر میں گانا
 ملو اوپر
 اونی ہی تو ادک کوٹ
 دیکھتی ہوں ادر کوٹ

تو چہرہ کچھ مین ہو جی
 اخلاط نہیں تین کہہ سانا
 کہ ہو جاو کھل ہی کا سر
 بس سر کا حصہ تین اور
 ہمیشہ گدی اوپر شہیاد ہونا
 اسے تیرے ٹکڑے باریکے وال
 ماکر پھر مہیلے مین کہلاو
 یہ نسخہ ہے اور ہونے اڑنا
 لے دو پھر سر الٹ مین کر دو
 سحر شین انداری کی کہلا نا
 جو مادہ ہو تو اسے پچھائی
 تو پھر میرا مان اسے خرمن
 کہ بس ہو وہ لونہلو مکانی
 تو سن مجھ سے نگر کہ آوری
 مفصل لہدیا مت بھول جانا
 سر اسر زوراد فخر ہر
 تو سن نزدیک سی محب جانی
 روجہ خوب او خوش نصیب
 لی باری لگا ہر روز اس
 کو کہہ دوں تجھے برائی اچھی
 ہر برائی ہے تو تو سن بہت
 اتنی ہی تو متی سیکر سک

[illegible]

فہرست

PC

<p>ملا چھوٹی سیرو میں مٹھائی بڑا نانا رفته رفته میری جیسے ہاتھ تو بویں ملا کر</p>	<p>اونٹنی کی دودھ میں سیرو میں کہیں کسیر میں تلوا اور تو گھوڑا سجدہ اک عالم دکھا کر کبھی تیار جو چڑھ گیا تھا</p>	<p>اور ہمارا کہہ سبتہ علم ہا بنا کر بنانا یونہی بھر جب سب تک قسے کیا جاتے یہ نسخہ تو بیٹے میرے بیٹے کو پاتا</p>	<p>دیکر باؤ بھر پانی ملا کر نہیں ہے کہ تانا تاج کو درکار بہت نادیر غریب یہ نسخہ</p>
<p>دگر چاہے کہ تو گھوڑا کیو کہ حیدر اسوٹہ کا پکا اسلو یکے جب تیرے کچھ جانا نہیں ہے وزن کی کہ کو کر</p>	<p>بھرا اسکو دودھ اندر تولوا عوض دے کہ اسکو کھانا چند شعر و رناتہ کتاب کو یاد</p>	<p>کیا اور دیکھیں جلدی مٹھائی جو تھوڑی ہو تو اٹھا کام بھی کیا پھر تم اسکو نہت</p>	<p>تو کر تو کہ میرے کی یہ تدبیر دوبارہ آنی پر کہ میری مٹھائی کہ میں اسکو فقط پانی نہ دجو تو جتنا پاکو مٹھائی دیا</p>
<p>جو کچھ غریب سے ہر مند کیا جو میں نے تو اسکو لکھنا میں نے اسکو لکھنا میں نے اسکو</p>	<p>کیا اور دیکھیں جلدی مٹھائی جو تھوڑی ہو تو اٹھا کام بھی کیا پھر تم اسکو نہت</p>	<p>وہ منے تھے جو میرے آئے اگر کوچھ کوئی جبری طور پر فرستہ یہ پہونجا جب باتام تجھے کتنی بھی مینے کہہ سنا</p>	<p>کہ تاہم لکھنے میں ہر مند سوینے میں سب کہہ سنا تو کہ تھے اک ہزار دودھ اور فرستہ نامہ لکھنا نام</p>

خدیجہ کریم کلاں کر کے اندرون سعادت یا خان بنگلہ میں کافر سنہ ۱۲۸۵ھ کو متوجہ ہونے لگا

مقام کانپور میں استقامت سے لڑے بغیر واپس نہ ہونے کا
مطہبی کی پوری ہمت

1919

11

Δ1.49



